بسم اللہ الرحمن الرحیم

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن!

بیان القرآن

اسلام اور کشمیری زبان کی گراں قدر خدمت

از میرواعظ کشمیر

مولانا محمد فاروق

صلہ انجمن

(رنجیت پریس جامع مسجد سرینگر)

میرواعظ کشمیر مولانا محمد فاروق صاحب کا
وہ خطاب جو آپ نے مورخہ ۱۷ ماہ رمضان
سنہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۹ ماہِ جولائی سنہ ۱۹۸۲ء کو
بیانُ الفرقان المعروف تعلیم القرآن
کی تیسری اور آخری جلد کے اجرا کے موقعے
پر جامع مسجد سری نگر میں انجمن نصرۃ الاسلام
کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پُروقار اور
عظیم عوامی جلسہ سے کیا۔

جنرل سکریٹری
انجمن نصرۃ الاسلام سرینگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدن المصطفیٰ

وعلیٰ آلہ واصحابہ الاتقیاء

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان

"بیان الفرقان" خطۂ کشمیر کی زبان میں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کا فصیح و بلیغ و سلیس ترجمہ اور تفسیر ہے۔ اس کی دو جلدیں دس دس پاروں پر مشتمل پہلے اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ اور یہ تیسری جلد جو قرآن پاک کے آخری دس پاروں پر حاوی ہے، منظر عام پر آرہی ہے۔ کتاب عزیز کے اس ترجمہ نے کشمیری زبان، کشمیری علم و ادب میں جو اضافہ کیا ہے اور کشمیری زبان میں تکلّم کرنے پر نورِ ہدایت کی جو راہیں کھول دی ہیں ان کا اندازہ اہلِ علم کو ہی ہو سکتا ہے۔

ہر ایک زبان کی طرح علمی مفاہیم کو ادا کرنے کے لئے کشمیری زبان کا بھی ایک اسلوب ہے۔ جو عامیانہ گفتگو اور بول چال

سے بلند و بالا ہے۔ اس اسلوب پر اس ترجمہ کے مُصنّف حضرتِ مولینا میرواعظ مولوی محمّد یوسُف شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو قُدرت حاصِل تھی وہ موصوف کے ہی بس کی بات تھی۔

ایک طرف خطّۂ کشمیر کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی آبادی میں پچانوے فی صَد اِنسان قرآنِ مجید کو اپنے لئے سرچشمۂ ھدایت یقین کرتے ہیں اور دوسری طرف برصغیر کی درجنوں زبانوں میں یہ کشمیری زبان ھی تھی جس میں آج تک قرآنِ پاک کا مُکمّل ترجمہ موجود نہ تھا۔

کشمیر میں اسلام آٹھویں صدی ھجری کے تیسرے عشرے سے پھیلنے لگا، اور اس دِین قدیم کو قبول کرنے والے پروانہ وار کِتابُ اللہ کے سراج مُنیر کے اِرد گرد گھومنے لگے لیکن اِس کو سمجھنے کے راستے میں زبان کی اجنبیت بہت حد تک حائل رھی حقایقِ اِسلام کو سوچ سمجھ کر ذھن نشین کرنے والوں کو صدیوں تک اللہ تعالیٰ کے اس ھدایت نامہ کو سمجھنے کے لئے عربی اور فارسی تفاسیر پر اِنحصار کرنا پڑتا تھا۔ جن تک صرف اہلِ علم کی رسائی ہوسکتی تھی۔ گذشتہ ایک صدی کے دوران اُردو زبان کے تراجم قرآن نے کسی حد تک کتابُ اللہ کو اذہانِ عوام

کے قریب کیا۔ لیکن کجا اردو کجا اہل کشمیر کی اپنی مادری زبان۔

کشمیری زبان جو بجائے خود ایک مہذب اور شائستہ زبان ھے عربی، فارسی، سنسکرت اور دوسری کئی زبانوں کے امتزاج سے اپنی شیرینی و روانی میں اضافہ کی مالک ھے۔ یہ زبان قرآنِ حکیم کے ترجمہ کی سعادت سے کیوں محروم رہ سکتی۔ چنانچہ آج سے تقریباً سو سال قبل راقم کے جدِّ امجد حضرتِ مولٰینا محمدؐ یحییٰ شاہ میر واعظ کشمیر نوراللہ مرقدہٗ نے جن کو خاندان ولی اللّٰہی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ اور صرف دو واسطوں سے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ اس فریضہ کی ادائیگی میں سبقت حاصل کی اور قرآن پاک کا ترجمہ کشمیری زبان میں شروع کر دیا۔ آپ نے عام روش اور دستور کو ترک کر کے سب سے پہلے تیسویں پارہ کا ترجمہ اس خیال سے تصنیف فرمایا کہ عام مسلمان اسی پارہ کی چھوٹی چھوٹی سورتیں نماز میں پڑھنے کی غرض سے یاد کر لیتے ہیں۔ آپ کی خواہش یہ تھی کہ اگر نمازی آیات و سورتوں کے معانی اور مفہوم سمجھ کر نماز ادا کر سکے تو خشوع و خضوع حاصل ہونے کے علاوہ زیادہ ثواب حاصل ہونے کی بھی اُمّید ہو سکتی ھے۔ چناں چہ آپ نے اس پارے کا ترجمہ مکمّل کر کے

"نور العیون فی ترجمۃ عمّ یتساءلون"

کے نام سے شائع فرمایا۔ جسے مسلمانانِ کشمیر میں انتہائی

مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی
نیک خواہش پوری کردی۔ مگر افسوس! کہ آپ کی عمر نے وفا نہ
کی۔ آپ سنہ ۱۳۰۷ھ میں حج بیت اللہ شریف سے لوٹ کر علیل ہو گئے
اور سنہ ۱۳۰۸ھ میں کم عمری ہی میں آپ کا وصال ہوا، اور یہ مبارک
مشن پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ لیکن حضرتِ جدِّ امجد کے اِس پُر خلوص
مشن کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے آپ کے پوتے حضرتِ نورِ اسلام
مولانا محمد یوسف شاہ صاحب المتوفی سنہ ۱۳۸۸ میر واعظ کشمیر تغمدہ اللہ
بغفرانہ و اسکنہ بحبوب جنانہ کے ہاتھوں تقریباً ایک
صدی گذرنے کے بعد مقدر فرمائی تھی۔ اور یہ سعادت آپ کے
حق میں جلاوطنی اور وطن عزیز سے دور غربت و ہجرت میں نصیب
ہو چکی تھی۔ چنانچہ آپ نے راولپنڈی پاکستان میں کئی سال کی
مسلسل محنتِ شاقہ کے بعد اپنے جدِّ امجد کے شروع کردہ اس مبارک
کام کی تکمیل کردی۔ ہمیں اِس بات کا بہت دکھ اور افسوس
ہے کہ وہ گوناگوں مشکلات کی وجہ سے اپنی زندگی میں اس
کی طباعت و اشاعت کا انتظام نہ کر سکے۔ اور باوجود انتہائی دلی
خواہش و تمنّا کے اپنے ہاتھوں اس کام کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے
لیکن مقامِ شکر ہے کہ آج آپ کے تحریر فرمودہ ترجمہ و تفسیر بزبان
کشمیری "بیان الفرقان" کی تکمیل اشاعت کا وقت آ پہنچا ہے
اور آپ کے والد بزرگوار حضرت علامہ غلام رسول شاہ ثانی رح

میر واعظ کشمیر المتوفی ۱۳۲۷ھ کے بنا کردہ مشہور ادارہ انجمن نصرۃ الاسلام کو یہ مقدس فرض انجام دینے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے

یہ آج پہلا موقعہ ہے، اور اسلام کے اپنے عمر کی پندرھویں صدی میں قدم رکھنے کے ساتھ ساتھ یہ مبارک وقت میسر ہو رہا ہے کہ قرآن پاک کا مکمل ترجمہ کشمیری زبان میں طباعت واشاعت کے تمام مراحل سے گذر کر اہلِ ذوق کی چشم حق پرست کے لئے سرمۂ بصیرت مہیا کر رہا ہے۔

یہ بات اور بھی باعث مسرت و سعادت ہے کہ بیان الفرقان کے اس آخری جلد کے اجرا کا موقعہ قدرت نے ہمیں اپنی فیاضی سے اسی ماہِ رمضان کے بابرکت مہینہ میں عطا کیا۔ جس میں یہ کتاب مبین سرچشمہ ھدایت بنا کر لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اتاری گئی۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ھدیً للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان

کشمیری زبان کے اس ترجمہ کے مصنف حضرت میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی روح جنت الفردوس میں مسرور ہوگی کہ کلام اللہ کی خدمت کے لئے اُن کا تیار کیا ہوا۔ یہ تحفہ اہل کشمیر کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔ ان کی تمنا پوری ہوئی، اور اُن کی یہ سعی جمیل بار آور ثابت ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

دُنیا نے اسلام کا مُسلمہ و متفقہ عقیدہ ہے کہ منزل من اللہ

قرآن حکیم ہی بندگانِ خُدا کے لیے زندگی کے تمام شعبوں روحانی
مادی، اخلاقی، سیاسی، معاشی، معاشرتی، تہذیبی، تمدنی وغیرہ
کی صحیح رہنمائی کے لئے کافی و وافی ہے. چنانچہ قرآنِ مجید نے
خود ہی کھلے الفاظ میں اس حقیقت کا یوں اظہار کیا ہے

" اِنَّ ھٰذا القُراٰن یھدی للّتی ھی اقوم
بے شک یہ قرآن سب سے بہتر درست و راست طریق زندگی
کی راہنمائی فرماتا ہے.

ایک جگہ فرمایا: وَلَقَد جِئنٰھم بکتٰبٍ فصلنٰہُ
عَلیٰ عِلمٍ ھُدیً وَرحمةً لِقومٍ یُومِنُون.
" اور ہم نے اُن کے پاس کتاب پہنچا دی ہے جس کو علم و
دانش کے ساتھ کھول کر بیان کر دیا، اور یہ مؤمن لوگوں
کے لئے ھدایت اور رحمت ہے "

ایک مقام پر فرمایا: وَلقد صَرفنا للنّاس فی ھٰذا
القُراٰن من کل مثلٍ
اور ہم نے اس قرآنِ مجید میں سب باتیں طرح طرح سے بیان
کر دی ہیں اور کہیں تفصیلاً لِکُلِ شئیٍ (ہر چیز کی تفصیل)
اور کہیں تبیاناً لِکُلِّ شئیٍ (ہر چیز کا بیان) کہہ کر اس صحیفۂ
آسمانی کے بہمہ وصف و وجوہ جامع و بے مثل ہونے کا اعلان
فرمایا۔

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرّجال

اس کتابِ مُبین کی ہمہ گیر عظمت و برتری کے لئے یہ کیا کچھ کم ثبوت ہے کہ سلاطین و ملوک اور سربراہانِ عالم نے اپنے قوانین و آئین ترتیب دینے میں اس کتاب کو بہترین ماخذ و مصدر قرار دیا ہے۔ دانائے راز حضرتِ علّامہ اقبال رح نے اس حقیقت کو یوں واضح کیا ہے :-

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم	حکمت او لایزال است و قدیم
نوعِ انسان را پیامِ آخری	حامل او رحمۃ للعالمین صلعم

ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

شیخ العالم حضرت شیخ نُورالدّین نُورانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

قران پران کونو موڈک	قران پرانہ گوہی نو شُولہ
قران پران زندہ کیتھ روُدک	قران پران ووز منصور

تعلیم قرآن کے لئے انجمن نصرۃ الاسلام نے نُورِ اسلام اور نیشنل کالج کے علاوہ تمام ماتحت مدارس میں شروع سے ہی انتظام کر رکھا ہے۔ اور اب انجمن اوقاف جامع مسجد سری نگر

کے علاوہ تمام ماتحت قرآنی درس گاہوں کے کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے، اور میرا یہ پختہ ارادہ ہے کہ قرآنِ حکیم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے مجھ سے جو کچھ بھی اور جس قدر بھی ہو سکے گا، کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے اس ارادہ پر قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الاصلاح مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْب

قرآنِ مجید کے اِس کشمیری ترجمہ "بَیَانُ الفرقان" کی تیسری اور آخری جلد شائع کرتے ہوئے مجھے اگرچہ بے حد مسرّت حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن اصل اور حقیقی مسرت و راحت اِس وقت ہی حاصِل ہو سکتی ہے۔ جب اسلامیانِ کشمیر اِس کشمیری ترجمہ سے اِستفادہ کرنے کی طرف پوری طرح راغب ہوں۔

قرآن حکیم کے تعلیم و تعلّم کو دین کا اہم فریضہ سمجھیں طَلَبُ العلم فریضۃٌ علیٰ کُلِ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَۃٍ

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اسی علم کو حاصِل کرنا فرض قرار دیا ہے، اور ارشاد ہے: خیرکم من تعلّم القرآن و علّمہ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن سیکھے اور اوروں کو سکھلائے۔

ایک روایت میں ہے:- من قرأ القرآن فقد استدرج النبوۃ بین جنبیہ غیر انہ لایوحی الیہ" جس نے قرآن پڑھا اس نے علم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔ اگرچہ اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی ——— قرآنِ مجید پڑھنے والوں کی شان میں یہ اعزاز بھی کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ خاص مقرب لوگ ہیں۔ صحابہ رضی نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرمایا کہ قرآن والے کہ وہ اہل اللہ اور اس کے خواص ہیں۔

اپنی اولاد کو قرآنِ مجید کی تعلیم دلانے کی فضیلت کے بارے میں حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ اس کی تلاوت قرأت کی بدولت اس کے والدین کو یا ولی اور والی کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نورانی تاج پہنا دے گا۔"

غرضیکہ قرآن مجید کے سیکھنے اور سکھانے اور اس کی ترغیب و تحریص پر سینکڑوں ارشاداتِ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کُتب احادیث میں موجود ہیں اس لئے فرزندانِ اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ پہلے خود پھر اپنے بچوں اور بچیوں کو تعلیم قرآن سے مزین اور آراستہ کریں۔ اپنی عزیز اولاد کے لئے ایک مسلمان سب سے بڑا اور بیش بہا اثاثہ اور اِرث اگر اپنے پیچھے چھوڑنے کا متمنی ہے تو وہ یہی ہو سکتا ہے۔

مسلمانو! یہ کیسی بدنصیبی ہے۔ کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے کما حقہٗ مُستفید و مستفیض ہونے کی ہم کوشش نہیں کرتے۔ ہمارے ہر مرض کی دوا اور ہر بیماری کا علاج اسی نسخۂ کیمیا میں موجود ہے۔ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ کیوں ہم اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ جب کہ دین اور دُنیا کی فلاح و صلاح کا خزینہ اسی میں موجود ہے۔ ہم ملت پر چھائی ہوئی اندھیریوں میں کیوں اس شمع ھدایت کی روشنی اور نُور سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اِس سے زیادہ ہماری بدقسمتی کی بات کیا ہو سکتی ہے کہ ھدایت و سعادت کا دریا ہمارے گھروں میں بہہ رہا ہے، اور ہم مشرق و مغرب کے جوہڑوں کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ اگر ہم قرآن کو ہر شعبہ میں اپنا دستور اور لائحہ عمل بنا دیں۔ تو عالم اِسلام پر چھائے ہوئے مصائب و آلام کے سارے بادل چھٹ جائیں گے۔ اور ہم اپنی کھوئی ہوئی

عظمت کو پھر حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد اسی حقیقت کا کھلا اظہار ہے إِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ —— اللہ تعالیٰ اس کتاب پر عمل کرنے کی بدولت قوموں کو عزت و اقبال کی بلندی عطا کرتا ہے، اور اس سے انحراف کرنے والوں کو قعرِ مذلت میں گرا دیتا ہے۔ علامہ اقبال علیہ الرحمہ "شکوہ اور جوابِ شکوہ" میں اسی رمز کو آشکارا کر گئے ہیں ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

میری دلی خواہش ہے کہ وادیٔ کشمیر کے اطراف و اکناف میں جابجا تعلیمِ قرآنی کے مدرسے قائم کئے جائیں ہر جگہ ہر مقام پر مسجدوں کے امام صاحب اور ہر محلہ کے دین دوست اصحاب اس اہم ذمہ داری کو سمجھ کر دینی مکاتب و مدارس کے قیام و اہتمام میں بھرپور حصہ اور دونوں جہاں کی سرخروئی حاصل کریں۔

اس میں شک نہیں کہ کشمیری ترجمہ اور تفسیر کی یہ اشاعت اپنی تزئینات دل کشی اور دیگر طباعتی خصوصیات کے لحاظ سے مطبوعاتِ حاضرہ سے پیچھے نہیں لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میں خود ابھی اس سے مطمئن نہیں۔

میری خواہش ہے کہ اس کا دوسرا ایڈیشن "نقاشِ نقشِ ثانی

بہتر کند ز اول" کے مصداق ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے توفیق ارزانی فرمائی تو کلام اللہ کے اس ترجمہ وتفسیر کی دوسری اشاعت کو اس منصوبہ کے مطابق منصۂ شہود پر لایا جائے گا۔ جو اس کے شایان شان ہوگا۔ اور اس اشاعت میں جو کمیاں اور خامیاں رہی ہوں گی انہیں دور کیا جائے گا۔

قرآن مجید کے اس کشمیری ترجمہ وتفسیر کی ترتیب تزئین، کتابت، طباعت و اشاعت میں جن مخلصوں نے محنت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ میں اُن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ انہیں دُنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

آخر پر مصنف مرحوم کے حق میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں اس احسن دینی خدمت کے عوض اعلیٰ علییّن میں جگہ دے۔ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خادم دین متین

فاروق ابن امین (میرواعظ کشمیر)

صدر انجمن نصرۃ الاسلام کشمیر

آپ کے
صدقات، خیرات اور زکوٰۃ کا
بہترین مصرف
آپ کا
قدیم، دینی، تعلیمی اور تبلیغی ادارہ
انجمن نصرت الاسلام سری نگر کشمیر

کو

یاد رکھئے

نئی نسل

کے ذہنوں کو دینیات و اخلاقیات اور

قرآن و حدیث کے چشمہ صافی

سے

منوّر کرنا اور ان کے دماغوں کو سائنس کے صیقل کئے ہوئے علوم حاضرہ کے چراغوں سے روشن کرنا

انجمن نصرۃ الاسلام

کی

تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد ہے

(میرواعظ کشمیر مولانا محمد فاروق)